رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۰۰ | مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ شوال ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ❖

خاندان نبوت اور خاندان حضرت خلیفہ اول رض میں بفضل خدا خیریت ہے ❖

احباب یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ چندہ خاص کی جس قدر رقم خاص قادیان کے اصحاب کے ذمہ لگائی گئی تھی۔ وہ پوری ہو چکی ہے بیرونی احباب کو بھی اپنے اپنے ذمہ کی رقم پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ❖

نامہ صادق

شہر سوتھ بنڈ میں تبلیغ اسلام

جیسا کہ پچھلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ عاجز آجکل لکنت کے علاج کے واسطے ایک مشہور معالج چشم بنام ڈاکٹر بوناش کے زیر علاج شہر نائلس میں ٹھہرا ہوا ہے ڈاکٹر کے پاس ہفتہ میں دو دن جانا ہوتا ہے۔ باقی چار روز قریب قریب کے شہروں میں جاکر تبلیغ کرتا ہوں اس سلسلہ میں ۶ سے ۹ مئی تک چار روز شہر سوتھ بنڈ واقعہ ریاست انڈیانا میں مقیم رہا۔ اس شہر کی آبادی ساٹھ ہزار ہے۔ اور قریباً چار میل کی لمبائی اور چار میل کی چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے۔ چونکہ اس ملک میں سڑکیں بالالتزام فراخ ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک سڑک کے پانچ حصے ہوتے ہیں۔ درمیان میں گاڑیوں موٹر کاروں کی سڑک اور دونوں طرف درختوں اور گھاس کیواسطے قریباً دو گز جگہ اور آدمیوں کے چلنے کے واسطے پختہ سڑک قریباً ۴ فٹ چوڑی۔ اس کے علاوہ ہر مکان کے دائیں اور بائیں اور آگے تھوڑی زمین چند فٹ خالی چھوڑنی ضروری ہوتی ہے۔ اور ہر مکان کے پیچھے چھوٹا سا باغیچہ ضروری ہوتا ہے۔ بغیر اس کے مکان کا نقشہ منظور نہیں ہوتا۔ اسواسطے تھوڑی سی آبادی بہت سی زمین چاہتی ہے۔ لیکن کثرت درختوں اور سبزی کے سبب سارا شہر مانند باغ کے نظر آتا ہے اور صحت کے واسطے صاف ہوا سب کو میسر آتی ہے

ہر شہر میں ایک لازمی کتبخانہ اور چند چھوٹے کتبخانے اور ایک بڑا مدرسہ اور چند چھوٹے مدرسے ضرور ہوتے ہیں۔ ہر لڑکے اور لڑکی کو لازماً مدرسہ بھیجا جاتا ہے اگر نہ بھیجیں۔ تو پولیس آتی ہے۔ اَن پڑھ رہنا جرم سمجھا گیا ہے۔ ہر مرد و زن اخبار پڑھ سکتا ہے اور اخبارات کے ذریعہ سے ملک کا ہر فرد بشر روزانہ نئے معلومات حاصل کرتا ہے۔ اخبار بینی کا اسقدر رواج ہے۔ کہ اس شہر میں دو روزانہ اخبار ہیں جنمیں سے ایک دن میں دو دفعہ شایع ہوتا ہے۔ صبح اور شام اور آٹھ ہفتہ وار اخبار ہیں۔ ہر ایک کئی لاکھ چھپتا ہے۔ علاوہ شہر کے اردگرد کے گاؤں میں شائع ہوتا ہے۔ میں ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر سے ملا۔ اور اس سے بیان کیا کہ اس ملک میں اسلام کے متعلق کس قدر غلط فہمیاں ہیں اسپر اس نے میرا ایک مضمون ۹ مئی کے پرچے میں شایع کیا۔ مضمون کے نکلنے سے عام طور پر شہر میں شہرت ہوگئی۔ اور دو لیکچروں کا انتظام ہوا ایک پادری سلوا شیفر کی زیر صدارت منزوا ہال میں اور دوسرا پادری ٹامسن کی زیر صدارت ووڈمین ہال میں۔ یہ ہر دو پادری صاحبان اگرچہ عیسائی ہیں۔ مگر تنگ خیال نہیں۔ اور انھوں نے اسلام اور حضرت امام زمان کے حالات کو نہایت دلچسپی سے سُنا۔ اور لیکچر کے سبب پبلک میں شکریہ ادا کیا۔ بعض لوگ رسالہ مسلم سن رائز کے خریدار ہوئے۔ اور بہتوں نے آیندہ خط و کتابت کے واسطے میرے ایڈریس کے کارڈ لئے۔ بہت سے لوگ میرے ہوٹل میں آکر ملنا چاہتے تھے تاکہ مزید معلومات حاصل کریں۔ مگر مجھے وقت مقررہ پر ڈاکٹر کے ہاں آنا ضروری تھا۔ اسواسطے اس سے زیادہ میں اس شہر میں نہ ٹھہر سکا۔ بیج بو دیا گیا ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور ہو۔ و ماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم ؎

شکریہ عاجز کی علالت کی خبر پاکر بہت سے دوستوں کے محبت نامے اخلاص اور ہمدردی سے بھرے ہوئے ملے ہیں۔ سب کا مشکور ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ - ۱۲ مئی ۱۹۲۳ء

General Delivery.
Highland Park Mich
U. S. America

اخبار احمدیہ

چندہ خاص چندہ خاص میں احباب بہت سعی فرمائیں تاخیر بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

حضرت نواب صاحب قبلہ نواب محمد علیخان صاحب نے اس ہفتہ چندہ خاص میں تین ہزار اور ارسال فرمایا ہے۔ اس سے قادیان کی مقررہ رقم پوری ہوچکی ہے البتہ ضلع گورداسپور کی رقم ابھی باقی رہتی ہے۔ سب حلقوں کو اب اپنی اپنی رقوم جلد پوری کر دینی چاہئیں گذشتہ پرچہ میں ۴ جون تک کی جو میزان درج ہے وہ دراصل ۱۵ جون تک کی میزان ہے۔

ناظر بیت المال - قادیان

شکریہ امسال قادیان میں مچھروں کی کثرت کی وجہ سے ملیریا بخار کی شکایت ابتدا ئے گرما میں زیادہ ہوگئی تھی۔ اسوجہ سے نور ہاسپٹل میں کونین کی سخت ضرورت پیش آگئی۔ بجٹ میں کچھ گنجائش نہ تھی۔ سو میں نے دو احمدی ڈاکٹر صاحبان کو خط لکھے جنمیں سے محترمی سید محمد حسین شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نے اپنے پاس سے ایک پونڈ کونین خرید کے نور ہاسپٹل کو عنایت فرمائی جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جزا دے دوسرے صاحب بھی اُمید ہے۔ امداد فرمائینگے انھوں نے ایکبار ایک جلد کے اندر دوائی پہنچانے والی پچکاری عنایت فرمائی تھی۔ نیز کونین اور تسمہ کار بھی۔ والسلام۔ خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ قادیان

اعلان چودھری حاکم علی صاحب فراہمی چندہ خاص کے لئے شاہ پور کے ضلع میں جب

اجازت وحسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ تشریف لے گئے ہیں۔ احباب فوری توجہ اس طرف کریں اور انکی مناسب امداد فرمائیں۔ والسلام

ناظر بیت المال - قادیان

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بہت جلد اپنے پتہ سے ہمیں اطلاع دیں۔

ناظر تالیف و اشاعت - قادیان

ولادت شاہ محمد صاحب سکنہ رسول پور تحصیل بھکر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ خدا مبارک کرے ایک روپیہ غریب فنڈ میں دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ۔

درخواست دُعا سب احمدی بھائی دعا کریں کہ خداوند کریم ہم کو مقدمہ سے بری کرے۔

حکیم رحمت اللہ احمدی - موضع بگہ کلاں۔

(۳) ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد عبدالرحمٰن کلارک انچارج ریکارڈ مس سندھ حیدرآباد (۳) ہم کچھ لڑکے سالانہ امتحان میں بعض مضمونوں میں فیل ہوگئے تھے۔ اب پھر دوبارہ انہی مضمونوں کا امتحان ہونیوالا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد احسان صدیقی سٹوڈنٹ پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

الفضل کے سالانہ وی پی

یُوں تو ہر مہینے جن صاحبان کی قیمت الفضل ختم ہوتی ہے ان کے نام وی پی کئے جاتے ہیں۔ مگر اب چونکہ الفضل کی نویں جلد ختم ہونیوالی ہے۔ اور یکم جولائی سے الفضل کا نیا سال شروع ہوگا۔ اسلئے قریباً چار پانسو احباب کا چندہ ختم ہو جائیگا اور ان سب کو سالانہ یا ششماہی قیمتیں ادا کرنی پڑینگی۔ ایسے سب دوست اگر بذریعہ منی آرڈر قیمتیں بھجوادیں تو بڑی عنایت ہوگی۔ ورنہ جولائی کے پہلے ہفتے میں سب کے نام وی پی پہنچیں گے۔ اور جو وی پی واپس کر دینگے۔ ان کے نام کا الفضل تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔

اُمید ہے۔ احباب پوری توجہ فرمائینگے۔ بلکہ اگر دسویں جلد کے شروع ہونے پر ایک ایک اور خریدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۲ جون سنہ ۱۹۲۲ء

چند اہم سوالات کے تسلی بخش جواب

ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

جناب مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں چند ایسے سوالات لکھ کر بھیجے - جو آجکل بڑے زور شور سے قرآن کریم کے متعلق کئے جاتے ہیں - حضور نے ان کے جو جواب بذریعہ افسر صاحب ڈاک لکھوائے - وہ فائدہ عام کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

جانور کو ذبح کرتے وقت خدا کا نام لینے میں حکمت

سوال :- قرآن کریم میں لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ کا حکم ہے - اسمیں گوشت اور ذبیحہ کا کوئی خاص ذکر نہیں - پھر اس سے کیا مراد ہے ؟

جواب - قرآن کریم چونکہ ایک پُر حکمت کتاب ہے - اسلئے ہر ایک سوال کا جواب اسی جگہ پر بیان کر دیتی ہے - جس جگہ کہ سوال پیدا ہوتا ہے - اسی آیت کے آس پاس اس سوال کا جواب بھی موجود ہے - اس آیت سے پہلے یہ آیت ہے - و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم - اس میں جانوروں یا ان کے حصص کے کھانے کا ذکر ہے - اسی طرح چند آیات آگے چلکر بیان ہے - و انعام لا یذکرون اسم اللہ علیہا اگر پہلے اس سے پہلے کھیتیوں کا بھی ذکر ہے مگر ان کو علیحدہ کر کے انعام کے ساتھ یذکرون اسم اللہ علیہا بیان کیا - اگر کھیتیاں بھی اس حکم میں شامل ہوتیں تو پھر انعام کے ساتھ لا یذکرون اسم اللہ علیہا نہ لگایا جاتا - سب کے ساتھ ہوتا ۔

اس شہادت کے علاوہ جو سیاق اور سباق دونو کی ہے - خود اس آیت سے بھی یہی استدلال ہوتا ہے - کہ مما یذکر اسم اللہ علیہ - گوشت اور ذبیحہ کے متعلق ہے - کیونکہ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس سے مراد وہ جانور ہے - جو ذبح کیا گیا ہے - کیونکہ اگر وہ ہر کھانے مراد ہوتے - تو ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ہوتا نہ کہ مما - کیونکہ دوسرے کھانے جو کھائے جاتے ہیں - اسمیں ذکر الٰہی اس کھانے پر ہو سکتا ہے - جو کھایا جاتا ہے - وہ چیز جس میں سے کھایا جاتا ہے - مگر مما ذبیحہ پر ہی کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے بعض حصہ کو کھایا جاتا ہے - اور بعض کو پھینک دیا جاتا ہے - یہ بیان تو قرآن کریم سے اس حکم کے متعلق ہے - اصل بات یہ ہے کہ ذکر الٰہی جانور کے ذبیحہ کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا - بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ کے احکام سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہر کھانا جو انسان کھاتا ہے - یا پانی جو وہ پیتا ہے - اس پر اسے ذکر اللہ کر لینا چاہیئے - کیونکہ ذکر الٰہی کے بعد کھایا ہوا کھانا اسکے اندر صالح جسم پیدا کریگا - ہاں اگر کوئی شخص بھول جائے - تو یہ نہیں کہ وہ کھانا حرام ہو گا یا اگر سستی بھی کرے تب بھی ایسا نہیں ہو گا کہ جو کچھ کھائے وہ حرام سمجھا جائے ۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیوں دوسرے کھانوں کے متعلق ایسا سخت حکم نہیں دیا گیا - جیسا کہ ذبیحہ کے متعلق دیا گیا ہے - اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھا جانا ضروری تھا - اور اس کے سوا گوشت کھانا ناجائز تھا - تو کیوں وہ دوسرے کھانوں پر اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو ان کا کھانا جائز ہو گا - اس کا جواب یہ ہے کہ گوشت اور دوسرے کھانوں میں کوئی فرق شریعت نے نہیں رکھا - جس طرح سبزی کھاتے وقت شریعت نے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے - اسی طرح گوشت کھاتے وقت بھی دیا ہے - فرق ہے تو صرف یہ ہے - کہ سبزی توڑتے وقت بسم اللہ کا پڑھا جائے - تو اس کے کھانے سے منع نہیں کیا لیکن اگر جانور ذبح کرتے وقت خدا کا نام نہ لیا جائے - اور بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہا جائے - تو اس کے کھانے سے منع کیا ہے - پس کھاتے وقت ذکر اللہ کرنے میں گوشت اور دوسری اجناس کا حکم برابر ہے - ذبح کرتے وقت ذکر اللہ کا حکم اور ہے اور سبزی وغیرہ توڑنے کے متعلق اور - جس کی وجہ یہ ہے - ذبح کرتے وقت انسان ایک ذی روح کی جان نکالتا ہے اور ذی روح کی جان نکالنا ایک ایسا فعل ہے جو دل میں ایک قسم کی قساوت پیدا کر سکتا ہے - اور انسان کے اندر خشونت اور سختی پیدا ہو سکتی ہے - اسلئے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کا حکم دیا - جس کے یہ معنے ہیں کہ انسان ذبح کرتے وقت اس بات کو محسوس کرے کہ میں یہ فعل اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کر رہا ہوں - جو رب اشیاء کا خالق ہے اور سب کے اوپر ہے - تاکہ اس کام کے جائز اور مطابق حکم خدا ہونے کا احساس اس کے اندر پیدا ہو - اور ذی روح کے ذبح کرنے سے اس کے اندر خشونت اور سختی نہ پیدا ہو - کیونکہ جب انسان عقلاً یہ بات تسلیم کر لیتا ہے - کہ جو کام میں کر رہا ہوں - اس کا کرنا درست اور سب سے زیادہ رحیم ہستی کی اجازت اور اس کے انعام کے ماتحت ہے - اور اس چیز کی پیدائش ہی اس غرض کیلئے ہے - تو پھر اس کا بد اثر اس کے دل پر نہیں پڑتا - اور ایسے ذی روح کی جان لینے کی جرأت اسی وقت پڑتی ہے - جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے ماتحت کام کرتا ہے - پس ذکر اللہ کی غرض انسان کے دل میں ذی روح کی جان کا ادب اور احترام پیدا کرنا ہے - اور چونکہ یہ ایک نہایت ضروری بات تھی - اس لئے اس کے بغیر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت منع کر دیا - تاکہ لوگ محتاط رہیں - اور اس حکم کو معمولی نہ سمجھیں - اگر لوگ اس حکم کی حقیقت کو سمجھیں تو کبھی ذبح کرنے کا بد اثر ان کے دل پر نہ پڑے - اور وہ لاکھوں جانور ذبح کر کے بھی اول درجے کے حلیم اور رحیم رہیں ۔

کیا موسیٰ سے کلام ہو سکتا ہے؟

دوسرا سوال :- جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں

مُردے نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں اس سے spiritualist
استنباط کرتے ہیں کہ مُردوں سے کلام ہو سکتا ہے +
اب - لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ
امواتاً بل احیاء عند ربہم یرزقون سے
یہ استدلال کرنا کہ مردوں سے کلام ہو سکتا ہے۔ قیاس
مع الفارق ہے۔ میں سپر چولسٹ کے خیالات سے
خوب واقف ہوں۔ اور ان کی اکثر کتب کا میں نے اچھی
طرح مطالعہ کیا ہے۔ یہ لوگ سچے دین سے جدا ہونے
کے سبب اِدھر اُدھر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ اور
اپنے دام کے آپ شکار ہو رہے ہیں +

آیت قرآن تو یہ بتاتی ہے۔ کہ بعض لوگ اس موت کے
زمانہ سے بچائے جاتے ہیں۔ جو قبر کے زمانہ میں وارد ہوتا
ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ان سے جس وقت چاہیں۔
اور جس طریق سے چاہیں۔ ان سے بات کر سکتے ہیں۔
درست نہیں۔ کروڑوں آدمی دنیا کے مختلف حصوں میں
زندہ موجود ہیں۔ کیا سپر چولسٹ ان سے بغیر ان طریق
کے استعمال کرنے کے بات کر سکتے ہیں۔ جو اس کے
لئے مقرر کئے ہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آیا مردوں سے
بات ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا مردوں سے
ہماری مرضی کے مطابق بات ہو سکتی ہے یا نہیں؟
بات کرنے کے تو ہم بھی قائل ہیں۔ اور صرف شہیدوں
سے نہیں۔ بلکہ ہر ایک مُردہ سے۔ مگر صحیح تعلق
مُردہ سے بلا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے نہیں ہو سکتا
یہ جو طریق ہیں۔ ان کے ماتحت شاذ و نادر کبھی کسی مُردہ
کو اجازت بات کی مل بھی جائے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔
مگر نو سو ننانوے دفعہ صرف وہم ہوتا ہے۔ آسان
بات ہے۔ کہ ایک وقت میں کئی سوسائٹی کے ذمہ لگا
دیں کہ دس پندرہ منٹ تک کو سلا کر روحیں بلائی جائیں
پہلے بتایا نہ جائے۔ اسوقت صرف ایک ایک آدمی
کی روح بلانے کے لئے کہا جائے۔ اور سب سے
ایک ہی سوال کریں۔ تو دیکھیں گے۔ کہ مختلف مذاہب
کے لوگ ان سوالوں کا الگ الگ جواب دینگے۔

اس مسئلہ پر میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ایک
مفصل مضمون لکھوں۔ سردست اسی قدر کافی ہے +

تناسخ

تیسرا سوال۔ واللہ الذی ارسل الریح
فتثیر سحابا فسقنٰہ الی بلد میت فاحیینا بہ
الارض بعد موتہا کذٰلک النشور۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح مردہ زمین زندہ
ہوتی ہے اسی طرح آدمیوں کا نشور ہوگا۔ مادی اشیاء کے
ذرات زمین میں بلکہ بکھر کر پھر وہی ذرات جمع ہو کر اُگتے ہیں
اگر اسی طرح انسانی نشور ہوگا۔ تو یہ تناسخ ہو گیا +

جواب :- اس آیت میں بادل کے نازل ہونے
پر زمین میں روئیدگی پیدا ہو جانے کا نام دوبارہ
پیدائش رکھا گیا ہے۔ اور اس سے بعث مابعد الموت
کا استدلال کیا ہے۔ چونکہ دانے وغیرہ زمین میں بلکہ
ذرات ہو جاتے۔ اور پھر وہی ذرات بلکہ دوبارہ
اُگتے ہیں۔ اسلئے کہا گیا ہے۔ کہ کیا اس سے تناسخ ثابت
نہیں ہوتا۔ کیونکہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح انسانوں کے
اجسام دوبارہ بلکہ کھڑے ہوتے ہیں +

اس سوال میں بھی کمزوریاں ہیں۔ اول تو یہ کہ جو
شخص اس آیت سے تناسخ نکالتا ہے۔ وہ تناسخ کو
نہیں سمجھا۔ تناسخ ماننے والا یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ
روح انسانی دوبارہ کسی اور جسم میں ڈال دی جاتی
ہے۔ اور جس مثال سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے اس
سے زیادہ سے زیادہ یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ بعض چیزوں
کے اجزاء دوبارہ جمع ہو کر ایک اور شکل پیدا
کر لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ نباتات میں اس قسم
کی ارواح نہیں ہیں۔ جس قسم کی کہ انسانوں میں ہیں
اور جب ایسی دو چیزوں کو آپس میں مشابہت دی
جائے۔ جو اس امر میں کہ جس میں انکو مشابہت دیگئی ہے
یکساں حالت نہ رکھتی ہوں۔ تو وہ مشابہت تامہ
نہیں کہلاتی۔ یعنے اسکے اجزاء کلی طور پر ایک دوسرے
کے مطابق نہیں ہوتے۔ اسکا کبھی مشبہ اور مشبہ بہ میں
کامل مطابقت نہیں۔ اور اس تمثیل کی غرض صرف ایک
خاص بات ثابت کرنا ہے۔ نہ کہ کل مشابہت مراد ہے
اگر کل مشابہت مراد ہوتی۔ تو پھر یہ نتیجہ نکلنا پڑتا کہ
انسان بھی صرف جسم ہے۔ اور وہ جسم بعض قوانین کے ماتحت
بار بار پیدا ہو رہا ہے۔ مگر اس امر کا تو کوئی بھی قائل نہیں
نہ قرآن کریم نہ معترض۔ پس پہلے یہ معلوم کرنا پڑیگا کہ مشابہت
کس غرض کیلئے دیگئی ہے +

اس مثال پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت اس
غرض کے لئے دیگئی ہے کہ زمین میں جو طاقتیں ہیں وہ آسمانی
بارش سے نشوونما پاکر ترقی کرتی ہیں۔ اسیطرح نشور ہوگا۔ جس کے
یہ معنے ہیں کہ لوگ رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہ کی ترقی کے
متعلق معترض تھے کہ کس طرح ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کیا یہ دیکھتے نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جب بارش نازل
کرتا ہے۔ تو خشک میدان ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔
اسی طرح اس اُمت کا حال ہوگا۔ خدا نے روحانی بارش
نازل کی ہے جس کے نزول سے طبائع کی مخفی لیاقتیں
ظاہر ہونے لگینگی۔ اور آخر وہ لوگ جو اس بارش سے
فائدہ اُٹھائینگے۔ نہایت سرسبز و شاداب ہو جائینگے
اور ایک نئی بعثت ہوگی +

اس تمام سورۃ میں رسول کریمؐ اور آپ کی جماعت کی
ترقی کا ذکر ہے۔ اور اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ
ہے۔ چنانچہ آگے ذکر ہے۔ ان یشأ یذھبکم
ویأت بخلق جدید۔ پس اصل مقصد یہ ہے۔ کہ
اب اسلام کے ماننے والے جو ایک دانہ کی حیثیت رکھتے
ہیں۔ آسمانی بارش سے قوت حاصل کر کے اُگینگے۔ اور
ساری زمین کو خوبصورت بنا دینگے +

پھر اگر آیت کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے بعث
مابعد الموت پر اسکو چسپاں کیا جائے۔ تو بھی اس کا یہ مطلب ہے
کہ ایک چھوٹا دانہ جس طرح اللہ تعالیٰ سے مدد پاکر پھر زندہ
ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کے بعض باریک
حصے محفوظ رکھیگا۔ جو اس کے حکم کی بارش سے دوبارہ نشوونما
پاکر ترقی کرینگے۔ گویا مشابہت اس امر میں ہے کہ کسی چیز کا
پراگندہ ہو جانا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ پھر اکٹھی نہیں کی
جاسکتی یا جو چیز بظاہر مرگئی ہو وہ پھر نشوونما پا نہیں سکتی
کیونکہ تم روز دیکھتے ہو کہ ایک چیز پراگندہ ہو کر جمع ہو گئی
اور مر کر پھر نشوونما پانے لگی۔ اسی طرح انسانی روح اللہ تعالیٰ
کی بارش سے طاقت حاصل کریگی۔ اور پھر اسکے اندر ایک قوت علیہ
... پیدا ہو جائیگی۔ جس طرح کہ خشک درخت بارش سے سرسبز ہو جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

ایمان سرچشمہ راحت ہے

اسے حاصل کرو

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

بمقام گورداسپور بر مکان ملک مولا بخش صاحب

(۱۶ جون ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک کام سے غرض راحت ہے

دنیا میں انسان کی خواہش سب سے بڑی یہ ہے۔ کہ وہ آرام پائے خوش رہے۔ یہی کوشش کرتا ہے کہ اس کو کامیابی حاصل ہو۔ خواہ دنیاوی کام ہوں یا دینی ان سب سے اصلی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کو راحت ملے طالب علم محنت کرتے ہیں۔ جس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ہم کو ذہنی اور روحانی طور پر راحت حاصل ہو جائے کیونکہ ایک خوشی انسان کو علم سے ہوتی ہے۔ جب انسان کو نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ تو خوش ہوتا ہے۔ یہ مادہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھا ہے کہ علم کی طرف توجہ کریں۔ اگر یہ مادہ نہ ہوتا۔ تو توجہ نہ ہوتی۔ دیکھو یہ خواہش انسان میں کہاں تک ہوتی ہے۔ کہ جہاں دو آدمی باتیں کر رہے ہوں۔ وہاں تیسرا کان لگا کر سننا شروع کر دیتا ہے۔

راحت رساں چیزوں میں درجے

تو انسان حکومت چاہتا ہے راحت کے لئے عزت چاہتا ہے راحت کے لئے ان سب کاموں میں ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ راحت ملے۔

یہ مقصد سب سے بڑا ہے۔ مگر اس میں بھی درجات ہوتے ہیں۔ جس چیز سے زیادہ خوشی مل سکتی ہو انسان اسکو زیادہ چاہتا ہے۔ روپیہ سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس سے وہ چیز ملتی ہے جس سے اسکو راحت ملتی ہے لیکن پونڈ سے زیادہ محبت ہوگی۔ کیونکہ اس سے روپیہ کی نسبت راحت رساں چیز زیادہ مل جاتی ہے۔ یا روپیہ سے زیادہ محبت ہوگی۔ بہ نسبت مہر کے کیونکہ روپیہ سے مہر کی نسبت انسان کو راحت پہنچانے والی چیز زیادہ ملیگی لیکن اگر روپیہ اور پونڈ کی قیمت ایک ہوتی تو پونڈ کی روپیہ کی نسبت زیادہ قدر نہ ہوتی۔ پونڈ سے روپیہ کی نسبت اسی لئے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس کی قیمت زیادہ ہے۔

کمی اور زیادتی کا احساس

یہ بات ہر ایک انسان میں ہے۔ کہ وہ کم اور زیادہ کو سمجھتا ہے۔ ایک بچہ کے سامنے دو چیزیں ایک طرف رکھدو۔ اور ایک دوسری طرف تو وہ دو چیزوں ہی کی طرف لپکیگا۔ اس بات کو جاہل سے جاہل بھی محسوس کرتا ہے۔ اس لئے آدمی کو غور کرنا چاہئے۔ کہ جب تمام کاموں سے یہی مقصد ہے۔ کہ اس کو راحت اور آرام حاصل ہو۔ تو دیکھنا چاہئے کہ وہ کونسی چیز ہے۔ جو سب سے زیادہ انسان کو راحت پہنچا سکے۔

سب سے زیادہ راحت رساں چیز ایمان ہے

جب وہ غور کریگا تو اس کو معلوم ہوگا کہ سب سے زیادہ جس چیز سے خوشی ہو سکتی ہے وہ ایمان ہے۔ ایمان یمن سے نکلا ہے۔ جس کے معنے برکت کے ہیں۔ تو گویا ایمان ایک بابرکت چیز ہے۔ اگر یہ حاصل ہو جائے تو راحت ہی راحت ہے۔

ایماندار

قرآن کریم نے سادگی سے اس نکتہ کو بیان کیا ہے۔ اور ایمان کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہر ایک کام خدا تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے شروع کرتا ہوں۔ اور میں اس خدا پر ایمان لے آیا۔ اس کا لازمی نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ کہیگا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جب وہ خدا پر ایمان لاتا ہے تو اس کو اس سے سچی خوشی ہوتی ہے۔ انسان الحمد للہ اسی وقت کہتا ہے۔ جب اس کو راحت کا سامان ملتا ہے۔ جن لوگوں کو دین سے مس نہیں ہوتا وہ بھی خوشی کے وقت یہی کہتے ہیں۔ شکر ہے۔ شکر ہے۔

پس بسم اللہ کے بعد یعنی ایمان حاصل ہونے کے بعد مومن کی زبان پر الحمد للہ رب العالمین کا کلمہ جاری ہوتا ہے۔ اور مومن کا آخری کلام بھی یہی ہوتا ہے۔ واٰخر دعواھم ان الحمد للہ رب العلمین یعنی ایمان کی ابتداء بھی خوشی سے ہوتی ہے۔ اور انتہا بھی خوشی ہے۔ قرآن کریم کا طریق ہے کہ وہ دعوی کے ساتھ دلیل دیتا ہے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ مومن کیوں خوش ہوتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے۔

خوشی کے چار درجے
پہلا درجہ طبعی

اس کی وجہ یہ ہے دنیا میں خوشیاں چار درجوں میں آتی ہیں۔ اگر ان میں نقص آجائے تو انسان خوشی سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ طبعی تقاضوں کے ماتحت بعض حاجتیں آتی ہیں۔ بعض ایسی ضروریات ہوتی ہیں۔ جو اگر پوری نہ ہوں تو انسان کو راحت نہیں پہنچتی۔ اور وہ ناخوش ہوتا ہے۔ بعض چیزوں کو کھانے پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کو کھاتا ہے تو آرام پاتا ہے۔ بعض کو سونگھنے سے اسکو خوشی ملتی ہے۔ بعض دفعہ بیماری کے کیڑے اندر ہوتے ہیں۔ ان سے دکھ پاتا ہے اور پھر صحت کے کیڑے اندر آجاتے ہیں جن سے راحت پہنچ جاتی ہے ان تغیرات کے باریک اسباب ہوتے ہیں۔ جو ظاہر میں معلوم نہیں ہوتے۔ ان سے راحت پہنچتی ہے یا دکھ۔ جس طرح راحت کے سامان مخفی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات مخفی ہے مومن کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین میں خدا پر ایمان لایا سب تعریف تمام جہانوں کے رب کی ہے۔ جس خدا پر میں ایمان لایا۔ اس کا ہر ایک باریک سے باریک چیز پر قبضہ ہے۔ جب خدا سے دوستی ہو گئی۔ تو ان مخفی مضرات سے بچاؤ ہو گیا۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ گھر والے کے دوست کا ادب ملازم وغیرہ خدام بھی کرتے ہیں۔ جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو دنیا کی چیزیں بھی اسکی تائید کرتی ہیں۔

کبھی دعا بظاہر نہ قبول ہو کر قبول ہوتی ہے

بعض دفعہ انسان ایک چیز کی خواہش کرتا ہے مگر اس کو نہیں ملتی تو اس میں اس کا فائدہ ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہ چیز

باعث ہلاکت ہو جاتی۔ خدا رب العالمین ہے اس نے اس کے لئے بہتر سمجھا کہ یہ چیز نہ دی جائے۔ دیکھو بچہ آگ میں پڑنے لگے تو ماں باپ روکتے ہیں۔ خواہ بچہ روئے مگر وہ اس کو آگ سے بچاتے ہیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ کیسے ماں باپ ہیں کہ بچہ روتا ہے اسکو آگ میں پڑنے نہیں دیتے تو وہ بے توف ہوگا۔ اگر مومن کوئی دعا کرتا ہے کہ جو اس کی خواہش کے مطابق قبول نہیں ہوتی۔ تب بھی وہ ناخوش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے اس میں بہتری [illegible] ہوگی۔

ایک قصہ ہے کہ ایک سپیرا خاص قسم کا سانپ پکڑ کر لایا۔ اس نے اس کو حفاظت سے بند کر دیا اور خیال کیا کہ میں اس کے ذریعہ آسانی سے روٹی کما سکونگا۔ کوئی اس کا رشتہ دار اس کو چرا کر لے گیا۔ اس نے جب دیکھا تو سانپ غائب تھا۔ اس نے ادھر ادھر ڈھونڈا وہ نہ ملا۔ اس کو بہت صدمہ ہوا اور وہ بہت رویا اور بہت دعا کی اتنے میں اس کو اطلاع ملی کہ اس کا ایک رشتہ دار مر گیا ہے یہ وہاں گیا تو پتہ لگا کہ ایک سانپ نے اس کو ڈس لیا جس کا تریاق معلوم نہیں ہو سکا۔ جب اس نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی سانپ تھا۔ جو اس نے پکڑا تھا۔ اور وہ چرا کر لے گیا تھا۔ دیکھو اگر اس کی دعا قبول ہوتی تو پھر اس شخص کی بجائے اس کی لاش پڑی ہوتی۔ اگر کسی مومن کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ جو میرے فائدے کے لئے روکیں ڈالتا ہے۔ اس کو اس سے تسلی ہو جاتی ہے۔ اور وہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے۔

راحت کا دوسرا درجہ دوسرا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ چیزیں جن میں اس کی خوشی ہوتی ہے اس کے سامان بہم پہنچ جائیں۔ اس لئے فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن۔ وہ خدا جو رحمٰن ہے غیب سے خود بخود اس کے لئے سامان پہنچائیگا جن سے وہ خوشی سے زندگی گذارتا ہے۔

راحت کا تیسرا درجہ تیسری بات۔ یہ ہوتی ہے کہ انسان کو جو سامان ملیں ان کو استعمال کرنے سے نیک نتیجے نکلیں۔ اگر دکان میں مال ڈالا اور نفع نہ ملا۔ تو کیا فائدہ۔ پس مومن کو تیسرا درجہ الرحیم کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کے کاموں کا بدلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس کی محنت ضائع نہیں جاتی۔

راحت کا چوتھا درجہ اور چوتھی بات یہ ہوتی ہے کہ کام کمال کو پہنچ جائے۔ طالب علم روز سبق پڑھتا ہے اور استاد کو سنا کر شاباش لیتا ہے ایک سالانہ امتحان ہوتا ہے۔ ایک انٹرنس کا امتحان پاس کرتا ہے اور ایک یونیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرتا ہے۔ گویا کمال حاصل کرتا ہے۔ اور یہ مالک یوم الدین کا نتیجہ ہے۔ پس مومن کا کام کامل ہو جاتا ہے اور نتیجہ نکلتا ہے تو اس کی خوشی مکمل ہوتی ہے اور اسوقت الحمد للہ کہتا ہے دیکھو ایمان کیسی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اس سے ہر آفت اور ہلاکت سے انسان بچ جاتا ہے۔

ایمان ہی تو سب کچھ ہے اس لئے چاہیئے کہ عقلمند ایمان پیدا کرنے کی فکر کرے جب یہ حالت ہو جائے تو کوئی راحت کی چیز اس کے قبضہ سے باہر نہیں رہتی۔ کہتے ہیں عمرو عیار کی زنبیل تھی کہ جو چاہتا تھا اس سے نکال لیتا تھا۔ یہ تو قصہ ہے مگر ایمان ایک ایسی چیز ضرور ہے کہ اسمیں سے ہر ایک ضروری راحت کی چیز نکل آتی ہے۔ پس ایمان حاصل کرو۔ اور اس کو مضبوط کرو۔ یہ کلیہ ہے راحت کی اگر یہ مل جائے تو کوئی دکھ نہیں رہتا۔

خدا کے اپنے بندوں سے تعلقات

”غرض خدا کا قانون قدرت ایک نہیں ہے جیسا کہ انسانی تعلقات بھی خدا کے ساتھ ایک درجہ پر نہیں ہیں انسان کے ہر ایک رنگ میں خدا بھی اس کے ساتھ رنگ بدلتا ہے۔ اس کے اسرار بے پایاں ہیں جیسی جیسی کسی کی محبت صدق میں بڑھتی ہے اور قوت اخلاص ترقی پکڑتی ہے۔ ویسا ہی خدا بھی ایک نئے طور پر اس سے معاملہ کرتا ہے۔ پس اس سے زیادہ نادان کون ہوگا جو تعلقات اپنے بندوں کے ساتھ ایکسی ہی قدرت خدا تعالیٰ کی سمجھتا ہے۔“

(مسیح موعود [illegible] صفحہ ۱۳۰)

خطبات نکاح

(۱) احمدی کا وطن

”از حضرت امام“

(۸ رفروری ۱۹۲۲ء)

خطبہ نکاح کی غرض اولین تو یہی ہوا کرتی ہے کہ اس میں جو نصائح ہیں وہ لڑکی اور لڑکے والوں کو سنائی جائیں۔ مگر ہمارے بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ نہ لڑکی والے موجود ہوتے ہیں نہ لڑکے والے۔ ان دونوں کی عدم موجودگی میں ان کے نکاح قادیان میں پڑھے جاتے ہیں۔ اس سے ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس بابرکت مقام پر نکاح ہو جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہاں جو کام کیا جائیگا۔ بابرکت ہوگا۔ اور نیز وہاں ایسے لوگ ہوں گے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اور وہ دعا کرینگے۔ یہ خواہش اپنے رنگ میں اچھی ہے۔ مگر میرے نزدیک ایسی حالت میں نکاح کے متعلق نصائح کرنا غیر ضروری ہے۔ اس لئے جس غرض سے کیا جاتا ہے اس کے متعلق کچھ کہتا ہوں نکاح کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خوشی کا موقعہ ہے اور خوشی کے موقعہ میں کوئی نہیں چاہتا کہ وہ شامل نہ ہو۔ اگر کسی کے رشتہ دار دور ہوں تو وہ ایسے موقعہ پر لکھ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے آنے تک ملتوی کرو۔ حالانکہ کوئی بوجھ نہیں اٹھانا ہوتا جس میں ان کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ طبعاً انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ خوشی کے موقع کو وہ بھی دیکھ سکے۔ خوشی کا اوجھل ہونا انسان کو پسند نہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ انسان اوجھل ہونے کو گوارا بھی کر لیتا ہے۔ ہمارے ہاں بیسیوں نکاح ہر سال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکی والے دونوں میں سے ایک یا دونوں موجود نہیں ہوتے۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ان میں احساسات نہیں ہوتے ان میں خوشی اور رنج کے احساسات ہوتے ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ جس خوشی کے موقعہ کو دنیا آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی

یہ لوگ اس میں موجود نہیں ہوتے۔ میں نے کہا تھا کہ بعض مواقع ہوتے ہیں۔ جن میں او جھل ہوئے کو گوارا کر لیا جاتا ہے۔ جب انسان غیر ملک میں ہو۔ تو انسان اپنے بال بچوں کو وطن میں بھیج دیتا ہے۔ وہ خوشی کو اوجھل کرتا ہے۔ اسلئے کہ اس کے وطن میں ہو۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ پردیس میں موت نہ ہو۔ کیا پردیس والے دفن نہیں کرتے یا وطن میں دفن ہو کر جنت مل جاتی ہے۔ وطن میں بھی موت آئے۔ تو دو چار نسلوں کے بعد کوئی جانتا بھی نہیں۔ مگر وطن کی خاطر خوشی کا آنکھوں سے اوجھل ہونا پسند کر لیا جاتا ہے۔ اسی مضمون کو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ جو خطبہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام۔ ایک آدمی کی نسل کو خدا تعالیٰ ایسا بڑھاتا ہے کہ اس سے ایک دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ وہ دنیا کے باپ ہوتے ہیں۔ اور ان کا وطن تمام دنیا کا وطن ہوتا ہے۔ وہ آدم یا جڑ یا اصل کے طور پر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کو نصیحت کرتا ہے۔ تو ان کا حوالہ دیکر کرتا ہے۔ اسلئے جو نکاح یہاں ہوتے ہیں۔ ان میں خاص بات ہوتی ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات کا ثبوت ہے۔ آپ بھی آدم تھے اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ آپ کی نسل کو بڑھائیگا۔ اور زمین کے کناروں تک پھیلا دیگا۔ اسلئے ایک احمدی خواہ کہیں ہو۔ اس کا وطن قادیان ہے۔ یہ قلوب پر تصرف ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت کہ خدا نے آپکو آدم بنایا اور دنیا کے قلوب پر تصرف بخشا۔ اور دنیا نے آپ کے وطن کو اپنا وطن سمجھ لیا۔ لوگ جس خوشی کو اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ اس کو خوشی سے اپنے وطن کے لئے قربان کرتے ہیں۔ یہ عظیم الشان کشش بتاتی ہے۔ کہ حضرت صاحب کا دعویٰ سچا ہے۔ اور آپ واقعی آدم ثانی ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اسی کو اپنا وطن سمجھنے لگے ہیں۔ یہی نکتہ ہیں اسی نکتہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ورنہ نکاح کے خطبہ کی غرض تو لڑکے اور لڑکی والوں کو نصیحت ہوتی ہے۔

(۲)

رشتہ داریوں میں ایک نقص

(۹ر فروری ۲۱ء)

بوجہ اس کے کہ میرے گلے اور سر میں درد ہے اسلئے زیادہ مضمون بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن جو ایک عیب پایا جاتا ہے۔ اور جس کو شریعت ناپسند کرتی ہے۔ جماعت کو اس کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ ہے۔ اور اس کا جو مقام احترام ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ دنیا میں کیا کیا سامان کرتا ہے۔ اور اس کو عزت دیتا ہے۔ یہ کیوں کرتا ہے۔ کیا اسپر ہمارا اقتدار ہے نہیں۔ بلکہ وہ پیشگی کے طور پر ہمیں اپنے انعامات دیتا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ ہم سے کچھ چاہتا بھی ہے۔ کیونکہ جو پیشگیاں لیا کرتے ہیں۔ شرافت کا تقاضا ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ فرض شناس ہوں۔ مگر ہماری جماعت جو خدا کی قائم کردہ ہے اس میں بھی ملک کی رسم کے مطابق ایک قابل افسوس بات پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ مرض ہے کہ اس ملک کے لوگ نکاحوں کے بارے میں ذاتی فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ شریعت نے لڑکی کی ولایت اس کے باپ یا بھائی یا کسی اور قریب کے رشتہ دار کو دی ہے اسلئے کہ وہ لڑکی کے فوائد کو مدنظر رکھیں گے۔ کیونکہ یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ لڑکی نادان ہے۔ اپنے فوائد کو نہیں سمجھ سکتی۔ باپ یا بھائی اس کے گارڈین ہیں یعنی وکیل ہیں۔ اور اس کے حقوق کی حفاظت کرینگے لیکن ہمارے ملک میں اس وکالت کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکی کہاں سکھ پائیگی بلکہ عموماً لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم کو کہاں سے زیادہ ملتا ہے۔ وہ اپنے حق کو ظالمانہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی شخص اپنے مقدمہ میں کسی کو وکیل بناتے۔ اور وکیل بجائے اس کے مقدمہ کی پیروی کرنے کے فریق ثانی سے روپیہ لیکر اس کی طرفداری کرے۔ جیسا کہ وہ وکیل جو اس قسم کی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔ شریر ہے۔ ویسا ہی وہ ولی بھی شریر ہے۔ جو اپنے نفع کے لئے ولایت کا استعمال کرتا ہے۔ ملک کا رواج ہے کہ لڑکی بیچتے ہیں۔ جب کوئی ان کے لڑکے یا رشتہ دار کا بھی بندوبست کرے۔ ایسا باپ جو لڑکی کے فوائد کو نظرانداز کر دیتا اور اپنے فائدہ کو مقدم کرتا ہے وہ سخت بُرا کام کرتا ہے۔ اس قسم کے رشتوں کو بٹا کہتے ہیں۔ اور یہ شریعت میں ناجائز ہے۔ یہ جائز ہے کہ ایک جگہ کسی کی لڑکی بیاہی ہو۔ اور پھر لڑکی والوں کے ہاں لڑکے والوں کی کسی لڑکی کا رشتہ ہو جائے۔ مگر مقرر کر کے رشتہ داری کرنا ناجائز ہے۔ اور اپنے وکالت نامہ کا غلط استعمال ہے۔ اور ابھی تک ہماری جماعت میں سے یہ بھی نہیں گیا۔ جب تک لوگ اس فرض کو نہ پہچانینگے۔ کہ ہم اپنے وکالت نامہ کو خراب نہیں کرینگے۔ تب تک یہ رسم نہیں مٹ سکتی۔

حضرت مسیح موعود کی ایک رویا

سیدنا مسیح موعود کی یہ رویا حکیم محمد الدین صاحب نے گوجرانوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجی۔ جسے ہم فائدہ عام کے لئے شایع کرتے ہیں۔

"رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں۔ اور انھوں نے ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں دستخط نہیں کرتا۔ اسپر انھوں نے کہا کہ پبلک نے تو کر دئے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں پبلک میں نہیں یا پبلک سے باہر ہوں۔ اور ایک بات کہنے کو تھا۔ مگر کہی نہیں اور وہ یہ تھی کہ کیا خدا نے بھی اسپر دستخط کر دئے ہیں۔"

ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۲ بابت فروری ۱۹۰۶ء کے اخیر میں زیر عنوان رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۶ر جنوری ۱۹۰۶ء کی یہ رویا درج ہے۔ جس کو دیکھ کر دل میں خوشی ... اور ایمان میں ترقی ہوئی

583

یسوع یا محمدؐ

اناجیل یسوع مسیح کی زندگی کے آخری ایام کا جو نقشہ پیش کرتی ہیں۔ وہ ایسا دھندلا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یسوع مسیح کو اپنے مقصد میں کچھ کامیابی ہوئی۔ کیونکہ وہ یہ دعوی اور خیال لیکر اُٹھے تھے کہ:۔

(۱) میں اُمت موسویہ کا مسیح موعود ہوں ؛

(۲) میں تخت داؤد کے وارث ۔۔۔ (۔۔۔)

(۳) ۔۔۔ یہود کا بادشاہ ہوں ؛

(۴) میں رومیوں کو سرزمین مقدس سے نکالونگا اور جنگ کروں گا۔ چنانچہ سامان حرب خریدنے کا حکم دیا

(۵) کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کے موافق یوروشلم میں سوار داخل ہوں گا ؛

مگر یہود میں چند سال کام کر کے اسقدر مایوس ہوئے کہ

(۱) وہ بار بار اپنا دعوی پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے اور شاگردوں سے کہتے کہ لوگوں کو مت کہو کہ یہ مسیح ہے ؛

(۲) تخت داؤد تو کیا ملنا تھا۔ البتہ نہایت مایوسی میں یہ کہا کہ لومڑیوں کے واسطے بھٹ ہیں۔ اور پرندوں کے واسطے بسیرا ہے۔ مگر ابن آدم کیواسطے سر چھپانے کی جگہ نہیں ؛

(۳) یہود کا بادشاہ کیا بنے خود یہود رعیت بھی امن نہ پایا ؛

(۴) آخر شاگردوں سے کہا کہ تلوار نیام میں کر لو کہ جو تلوار چلاتا ہے۔ تلوار سے مارا جاتا ہے ؛

(۵) وہ جس شان و شوکت سے یروشلم میں داخل ہوئے۔ اس کے کیا کہنے ؛

جن شاگردوں کو بارہ تختوں پر اپنے دائیں بائیں بٹھلانے کا وعدہ دیا۔ جن کو آسمانی بادشاہت کی کنجیاں دیں۔ جن کو ہر قسم کی بیماریوں کے اچھا کرنے کی ترکیب بتائی۔ وہ بھی آخر کم اعتقاد اور بے ایمانی کی سند حاصل کر کے بھاگ نکلے۔ اور جوان میں سب سے بڑا تھا یعنی پطرس اور جن پر کلیسائی بنیاد قائم ہونے کی پیشگوئی تھی۔ وہ باوجود قبل از وقت خبر پانے کے اور مرتد ہونے کا اقرار کر کے یسوع کی شناخت سے ہی تین بار ۔ لعنت بھیجکر انکار کر گیا۔ اور بارھویں نے تو چند روپے کے عوض میں اپنا استاد دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ؛

اگرچہ بوقت گرفتاری یسوع مسیح نے بچنے کی دعا کی۔ مگر انجیل کہتی ہے۔ وہ دعا منظور نہ ہوئی۔ اور آخر صلیب پر لٹک گئے۔ اور ایلی ایلی لما سبقتنی کے نہایت مایوس کن الفاظ کہہ کر اپنے باپ کی آخری وقت میں دستگیری نہ کرنے کی شکایت کرتے ہوئے جان دیدی۔ یہ ہے وہ نقشہ جو اناجیل یسوع مسیح کا پیش کرتی ہیں۔

اسکے مقابلہ میں قرآن اور احادیث کے پڑھتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور بامرادی کا یہ نظارہ پیش ہوتا ہے کہ:۔

(۱) میں نبی ہوں۔ میں کامیاب ہونگا۔ میری موت اس کوئی قادر نہ ہوگی۔ (۲) میں اکیلا ہوں دنیا میری اطاعت کریگی۔ اور مخالف میرے سامنے نامراد ہو کر شکست کھائینگے (۳) میں مکہ میں فتحیاب داخل ہونگا۔ اور فوج در فوج لوگ میری اطاعت کرینگے۔ (۴) میری زندگی میں سرزمین عرب شرک سے پاک ہو جائیگی۔ اور توحید کی فتح ہوگی۔ چنانچہ ۲۳ سال عرب میں کام کر کے آخر کار (۱) وہ نبی مانا گیا۔ کامیاب ہوا۔ اور اپنی طبعی موت سے وفات پائی۔ (۲) اکیلا تھا۔ اور سارا عرب اس کا مطیع ہوگیا۔ اور یہود و نصاری و مشرک نامراد ہو کر شکست کھا گئے۔ (۳) وہ مکہ میں فتحیاب داخل ہوا اور فوج در فوج لوگ ایمان لائے (۴) آپ کی زندگی میں سارا عرب شرک سے پاک ہوگیا اور توحید کا قائل ہوگیا اور جو شاگرد ملے وہ دس بارہ نہ تھے۔ بلکہ لاکھ سے زائد جاں نثار تھے۔ اور جس طرح انہوں نے اپنے آقا پر جانیں قربان کی اور جس طرح انہوں نے ساتھ دیا۔ وہ ایمانداری کا خطاب لیکر اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سند حاصل کر کے رہے۔

اس حیرت انگیز نظارے کو دیکھکر ایک عظیم الشان نبی اور کامیاب بادشاہ کیطرح نہایت آرام اور چین میں اپنے مولا کے پاس کامیاب جانے کی خبر بوقت انتقال یوں دی کہ بالرفیق الاعلی۔ بالرفیق الاعلی یعنی آخری ساعت اور اگلی زندگی اپنے اعلی رفیق کے پاس گذارنے جارہا ہوں۔

پس ادھر یسوع کی وہ آخری خطرناک حالت اور خدا تعالی کے چھوڑ دینے کی شکایت اور ادھر یہ آخری حیرت انگیز کامیابی اور خدا تعالے کے پاس جانے کی حکایت قابل توجہ ہیں۔ کیا عیسائی صاحبان بتائینگے۔ ان میں سے کون لائق اقتدا ہے؟ یسوع یا محمدؐ

(قاضی محمد یوسف احمدی۔ از پشاور)

خواجہ کمال الدین صاحب اور اسلامی فرقے

خواجہ صاحب نے اپنی ۱۹۲۰ء کی تصنیف بنام "اسلام میں کوئی فرقہ نہیں" میں اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگا کر پبلک کے دلمیں یہ بات بٹھانے کی سعی فرمائی ہے۔ کہ آجتک مسلمانوں میں کوئی فرقہ نہیں ہوا۔ لیکن اس کے بالمقابل ہر ایک مسلمان عموماً اور ہر ایک عالم خصوصاً سنت اللہ اور رسول اللہ صلعم کی حدیث ستفرق امتی علی ثلاثہ و سبعین فرقۃ کے بموجب یقین کرتا ہے۔ کہ رسول کریم کی اور پیشگوئیوں کی طرح یہ پیشگوئی بھی لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے۔ جس کا ہر صاحب فہم و بصیرت مشاہدہ کر رہا ہے۔ اس کے متعلق بجائے اس کے کہ ہم کسی اور مستند عالم کی تحریر سے اسلام میں مختلف مذاہب یا فرقے ہونے کے اثبات میں کوئی سند پیش کریں۔ ہم خواجہ صاحب کی تحریر ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جس سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب نہ صرف اسلام میں فرقوں کی ہستی قبول کرتے ہیں۔ بلکہ اسکو مسیح موعود کی حقانیت کیلئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنی تصنیف صحیفہ آصفیہ کے صفحہ ۲۰ میں آپ فرماتے ہیں۔

"ظہور مہدی سے پہلے مشرق کیطرف سے ایک روشن دم کا ستارہ نمودار ہوگا۔ اور ایسا ہی مشرق سے ایک بھاری آگ نکلیگی۔ جو عرصہ تک آسمان پر ایک نشان قائم کریگی۔ ایام مہدی میں ایک رمضان کے مہینہ تیرھویں اور اٹھائیسویں تاریخ پر چاند اور سورج کا کسوف خسوف ہوگا۔ ۔۔۔ (۔۔۔) مہدی میں ۔۔۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

کپڑا بننے کے سرکاری سکولوں میں داخلہ

اس انسٹیٹیوٹ میں پہلے سال کے لئے اعلیٰ جماعت اور صنعتی جماعت کا نیا داخلہ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرے ڈسٹرکٹ سکولوں (۱) کرنال۔ (۲) ملتان (۳) جلال پور جٹاں (۴) شام چوراسی میں۔

ہر جماعت کے لئے دس سے ۱۵ روپیہ تک کے دس وظائف دئے جائینگے۔ بافندوں کے لڑکے یا بافندے صرف صنعتی جماعت کے وظائف لے سکینگے۔

داخلہ کی اجازت کے لئے درخواستیں ٹیکسٹائل ماسٹر کے پاس ۱۵ر جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں پراسپکٹس حسب ذیل پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ ہال بازار امرتسر

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط وکتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دار الرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں۔ قیمت حسب موقعہ فی مرلہ [illegible] روپے اور [illegible] روپے ہے۔ محلہ دار الفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ [illegible] اور [illegible] ہے

خاکسار

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

جن کوائنٹوں کی ضرورت ہے

جو شخص اخیر جولائی تک روپیہ جمع کرادے اس کو ۶ روپیہ فی ہزار اینٹ درجہ اول (جس میں دس فیصدی ناقص ہوں) اخیر اکتوبر تک دیجائینگی۔ اور جو اخیر اگست تک روپیہ جمع کرائے اس کو اخیر نومبر تک اینٹ نرخ مذکور پر دیجائیگی۔ تجارت پر روپیہ لگانے کا بھی اچھا موقعہ ہے۔ مستری عبدالرحمن ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

قادیان میں مکان بنانے کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

ایک زمین ۱۴۳ فٹ لمبی ۶۰ فٹ چوڑی متصل مکانات بابو فیروز الدین صوفی تصور حسین۔ حکیم محمد عمر صاحبان مسجد مبارک سے شرقی رخ پر ۲ منٹ کے فاصلہ پر قابل فروخت ہے غرب کی طرف ۳۰ فٹ کا رستہ ہے۔ شمالی جانب سڑک اور مشرقی جانب مفتی فضل الرحمن صاحب کی زمین۔ جنوب کی طرف ڈی اے بی قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کرلیا جائے۔

تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناکمل وناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب وشام نے مصنف کو اس کی سند میں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہوجاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے حجم سوا پانچسو صفحہ۔ قیمت ۱۰ر محصولڈاک ۸ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت وتصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہوجائے حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل گمٹی ولی شاہ۔ لاہور

دوستو! مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

کی مہربانی و عنایت سے آپ کی دیرینہ خواہش بر آئی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار نادر اور بیش بہا کتابوں کے شائع کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں دوست کافی سے زیادہ رقم پیش کرنے پر بھی حاصل نہ کر سکتے تھے۔ مگر اب معمولی قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔

یعنی

منن الرحمٰن	قیمت	۱۲ ر
فریاد درد البلاغ	قیمت	۰ ر
تجلیات الٰہیہ	قیمت	۱ ر
ترغیب المومنین	قیمت	۳ ر

یہ وہ کتابیں ہیں جو ہماری یا کسی اور کی تعریف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ خدا کے فرستادہ سلطان القلم کی تصنیف ہیں۔ اس لئے ہم اس سادہ علان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اغلب ہے کہ خواہشمند احباب اس علمی ذخیرہ کو جس کے وہ مدت مدید سے خواہاں تھے جلد سے جلد منگوا لینگے۔ لیکن جن دوستوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کی ہم تعمیل کرینگے۔ کیونکہ ان کتابوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ درخواستیں آنے کا پتہ

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

تریاق چشم

ھو الشافی

پر
(اخبار ذوالفقار کی تنقید)

تریاق چشم:- یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں برائے تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گرداسی قصابہ محلہ گوجرات پنجاب نے بھیجا ہے۔ اس کو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو ایام گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے۔ جسکی عمر ۸ سال ہے۔ تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ جو قبیر خوار ہے۔ ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک یک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ در حقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے۔ جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود تاثیر آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے۔ جب بے ضرر اور فائدہ بخش ہو سکے اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت ۸ر فی تولہ۔ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق سے فائدہ نہ اٹھائیں منقول از اخبار ذوالفقار مجریہ ۱۷ رجون سنہ ۱۹۲۲ء

(بخان بہادر عبد العزیز ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی کا سرٹیفکیٹ) مرزا حاکم بیگ صاحب کا سرمہ (تریاق چشم) میں تصدیق کرتا ہوں۔ امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ مجھکو خود آنکھ میں ناخنہ کی شکایت تھی بہت ادویات استعمال کیں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تھا لیکن مرزا حاکم بیگ صاحب کے سرمہ سے نہایت فائدہ ہوا۔ جبکا اب تک استعمال کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں ان کا سرمہ ایسا مفید ہے۔ کہ ککرہ وغیرہ کی شکایت کیلئے اپنے گھر میں اسکا استعمال کیا جاتا رہا ہے جس سے کلی آرام ہوتا رہا۔ (عبد العزیز خان بہادر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی لاہور)

خاکسار مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گجرات گوہی

المشتہر ...

غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو
ایک سو روپیہ انعام

مندرجہ ذیل کاموں میں سے جو انتخاب فرماویں بغور آ بذریعہ خط و کتابت سیکھ کر فائدہ اٹھائیں۔ ایک ماہ کیلئے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ بعد ازاں اپنی پوری فیس لی جائیگی۔ جو اس سے تگنی ہے۔

دیسی انگریزی صابن بنانا	صہ ر	منہ دیکھنے کا آئینہ بغیر قلعی اور پارہ کے انگریزی طریق سے	صہ ر
دستی چھاپا خانہ	۶	اعلیٰ درجہ کا نہایت عمدہ خضاب بنانا	للعہ ر
آئینہ پر لکھنا	۶		

تمام کی مجموعی فیس ۵۰ ر

خط و کتابت کیلئے وا پسی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں۔

ڈاکٹر منظور احمد۔ ایم۔ بی۔ ایچ سلانوالی لائن سرگودھا

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض الفلونزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک ۸ر

المشتہر

سید عبد العزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع ترمیم و اضافہ پہلے سے ڈیوڑھے حجم پر تیسری بار چھپ گئی۔ قیمت ۶ر

ہندوستان کی خبریں

نسلی امتیازات کی تحقیقاتی رپورٹ شملہ - ۱۴ رجون - معلوم ہوا ہے کہ نسلی امتیازات کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہوگئی ہے اور اراکین کمیٹی نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں - تمام اراکین کی رائے تمام معاملات میں متفقہ ہے - یہ کمیٹی مسٹر سامرتھ کی تجویز پر لیجسلیٹو اسمبلی نے مقرر کی تھی - تاکہ ضابطہ فوجداری میں یورپینوں اور ہندوستانیوں میں جو امتیازات نسلی قائم کئے گئے ہیں - ان کو دور کیا جائے -

ہندوستان کے لیئے آسٹریلین تجارتی کمشنر مدراس - ۱۵ رجون - مسٹر اے این بشپ ایف - اے - سی آئی ایس اور مسٹر ایف ایس گاڈریسٹ بذریعہ کلکتہ میل آج مدراس پہنچے - خفیہ حلقوں میں یہ تجویز کی گئی ہے - کہ مسٹر بشپ کو ہندوستان کے لئے آسٹریلین تجارتی کمشنر مقرر کیا جائے -

بنگال میں ڈکیتیوں کی ترقی از ابتدائے ۱ رمئی تا ۷ رمئی ایک ہفتہ کے دوران میں ۲۰ ڈاکہ پڑے مئی کے مہینہ میں ۱۰۹ ڈاکہ پڑے - ماہ اپریل میں ۱۲۰ ڈاکہ پڑا -

پردہ نشین عورتوں کیلئے رعایت شملہ - ۱۰ رجون عوام کی اطلاع کے لئے یہ مشتہر کیا جاتا ہے - کہ گورنمنٹ ہند نے پردہ نشین عورتوں کو اپنے فوٹو پروانہ راہداری (پاسپورٹ) میں لگائے جانے سے مستثنےٰ کر دیا ہے -

بغیر ٹکٹ کے سفر کرنیوالے مسافروں کی گرفتاری بمبئی - ۱۵ رجون - جمعہ کو وکٹوریہ ٹرمینس اسٹیشن پر پانچسو مسافر پکڑے گئے جن کے پاس ٹکٹ نہیں تھا - حالانکہ ان کے پاس منزل مقصود سے دوگنا کرایہ موجود تھا ! اکثر نے جرمانہ معہ دوگنا کرایہ دیدیا اور چلے گئے - اکثر لوگوں نے دوسرے روز ادا کرنے کا وعدہ کیا جن کا پتہ درج کر لیا گیا - اور وہ چھوڑ دیئے گئے جن لوگوں نے کچھ بھی نہ دیا وہ پولیس کے حوالے کر دیئے گئے -

میسور یونیورسٹی انکم ٹیکس سے بری میسور گورنمنٹ نے میسور یونیورسٹی اور ریاست کے تمام مدارس کو انکم ٹیکس سے بری کر دیا ہے

مہاراجہ اندور کا دعوےٰ کلکتہ ۱۵ رجون - آج عدالت میں مسٹر جسٹس بکلینڈ نے ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب ہلکر اندور کے مقدمہ کا فیصلہ کیا جو ہز ہائی نیس نے ایک سیٹھ کے خلاف دائر کر رکھا تھا - جج نے مہاراجہ صاحب کے حق میں ۴ لاکھ روپیہ معہ سود کی ڈگری دی -

بنک کی ڈکیتی کے ملزموں کا جرم سے انکار الہ آباد - ۱۶ رجون - بنک کی ڈکیتی کے تمام ملزموں نے جرم سے انکار کیا ہے - انہوں نے کہا کہ اس ڈاکہ کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتے - اور نہ اس سے وہ کسی طرح کا کوئی تعلق رکھتے تھے - انہوں نے اس سے بھی انکار کیا کہ ان کے پاس کرنسی نوٹ تھے -

بمبئی کے خاکروبوں کی ہڑتال بمبئی - ۱۴ رجون - بمبئی میونسپلٹی کے ڈھائی سو خاکروبوں نے جو سڑکیں صاف کیا کرتے تھے - ہڑتال کر دی ہے - وہ اپنی اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں -

خفیہ افیون لے جانے والے کی گرفتاری ڈون پنجاب میل نمبر ۲ کے پہونچنے پر سپرنٹنڈنٹ مسٹر جی پی - کلی نے دو مسلمانوں کو گرفتار کیا - ان کے پاس دو صندوقوں میں ایک من افیون تھی اور دو تلواریں تھیں -

ایک لاکھی سیٹھ کی فریب کے جرم میں گرفتاری کراچی - ۱۶ رجون - کراچی کا ایک تاجر سیٹھ جیٹھا نند مولجی بھگنداری نے نیو انڈیا انشورنس کمپنی بمبئی کے پاس اپنی دوکان کو آتشزدگی سے محفوظ رکھنے کا تیس ہزار کا بیمہ کرایا تھا - اور اس نے دہوکہ دینے کے لئے اپنے ہاتھ سے دوکان میں آگ لگا دی تاکہ کمپنی سے رقم وصول کرے - تاجر مذکور تیس ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ایک باقاعدہ عدالت میں ملزم کا چالان کیا جائیگا -

عظیم الشان سرکاری قرضہ شملہ - ۱۶ رجون - ایسوشی ایٹیڈ پریس کے نمایندوں سے ملاقات کے دوران میں حکومت ہند کے مشیر مال نے بیان کیا ہے کہ قرضہ کی بڑی سے بڑی مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی - امسال ۱۲ کروڑ کے جنگی تمسک واجب الادا ہیں - حکومت نے اپنے میزانیہ کی کمی بھی پوری کرنی ہے - اس کے علاوہ حکومت نے تیس کروڑ روپیہ ریلوں کے لئے اور بمبئی کی ترقی کے واسطے تقریباً دس کروڑ روپیہ درکار ہے - مختلف صوبوں کو بھی کچھ روپیہ دینا ہے - اور خزانہ کے بلوں کی شکل میں جو قرضہ ہے اسے بھی کم کرنا ہے - اس لئے ایک وسیع رقم قرض لینی پڑے گی -

نواب محمد اسمٰعیل خاں کا انتقال آگرہ - ۱۵ رجون - نواب حاجی محمد اسمٰعیل خاں رئیس دتاؤلی آج شب کو ایک سال سے زیادہ کی علالت کے بعد دنیائے فانی سے رحلت کر گئے - ان کو کمزوری اعصاب کا عارضہ تھا -

سردار موتا سنگھ اکالی کی گرفتاری شملہ ۱۰ رجون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سردار موتا سنگھ اکالی کو ضلع جالندھر کے ایک موضع میں گرفتار کر لیا گیا -

قومی اخبار کے ایڈیٹر کی رہائی قومی اخبار کے ایڈیٹر مسٹر غلام احمد صاحب کو سزا اس لیئے معاف کر دی گئی کہ انہوں نے معافی نامہ داخل کر دیا - کہ دو سال تک گورنمنٹ کے خلاف کسی قومی تحریک میں حصہ نہ لیں گے -

اخبار جمہور کے ایڈیٹر و منیجر کی گرفتاری مسٹر محمد حسین ابوالکمال ایڈیٹر و مسٹر فیروز الدین منیجر اخبار جمہور کو لاہور پولیس نے خلاف وضع فطری کے ارتکاب کے جرم میں گرفتار کر کے لالہ شنکر داس مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کر کے تین روز کا ریمانڈ لیا جو منظور کیا گیا -

غیر ممالک کی خبریں

لارڈ نارتھ کلف پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوےٰ لندن۔ ۱۵ر جون۔ مسٹر والٹر فشر اور سر اینڈرو کیرڈ ڈائرکٹر اور والٹس چیرمین۔ ایسوسی ایٹیڈ نیوز پیپرس لمیٹڈ نے لارڈ نارتھ کلف پر ازالہ حیثیت عرفی کے کاغذات تعمیل کرائے ہیں۔ ان شہور اخبارات ہو ڈیلی میل ایوننگ نیوز اور ویکلی ڈسپاچ شامل ہیں۔ بہ عہدیداران بحیثیت ڈائرکٹر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

پٹروگریڈ کے اعلےٰ پادری کی گرفتاری لندن۔ ۱۵ر جون۔ وارسا اخبارات مظہر ہیں کہ ماسکو میں پوپ کے صدر دفتر نے کیپ لاک کیتھلک آرچ بشپ (اعلیٰ پادری) کی موافقت میں جن کو حال میں سوویٹ حکام نے گرفتار کیا تھا مداخلت کی۔

ایک جرمن جہاز کی تلاشی لندن۔ ۱۴ر جون سہ شنبہ کی رات کو کارک کی بندرگاہ میں ایک جرمنی اسٹیمر "اسٹلامارس" نامی داخل ہو رہا تھا۔ انگریزی جہاز "ڈالنس" نامی کی جھنڈیوں اور اشارات کا جواب نہ دینے کی وجہ سے انگریزی جہاز نے جرمن اسٹیمر کے اوپر سے گولیاں چلائیں۔ ایک مسلح جماعت اسٹیمر اس کے اندر داخل ہوئی۔ اور اس کی تلاشی کی گئی۔ لیکن کوئی اسلحہ یا گولہ بارود وغیرہ نہیں پایا گیا۔

بیرسٹری کے امتحان میں عورتوں کی کامیابی لندن۔ ۱۵ر جون۔ حال بیرسٹری کے امتحان میں ۱۶ عورتیں کامیاب ہوئیں جن میں مس کرنلیا سہراب جی بھی شامل ہیں۔

آسٹریا کی مالی ابتری وائنا ۱۳ر جون۔ کل آسٹری منڈی میں سخت دہشت کا سماں تھا۔ ایک پونڈ کا تبادلہ ایک لاکھ آسٹر دی کرونوں سے کیا جا رہا تھا اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ آسٹریا کو بین الاقوامی قرضہ نہیں ملا ہے۔

معاہدہ سیورے منسوخ کر دیا جائے روما۔ ۱۵ر جون سائنر سولن رئیس قوم پسندان اطالیہ نے جیمبر کو ایک تحریک کا نوٹس دیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ معاہدہ سیورے اور اس کے ماتحت برطانوی اور فرانسیسی حکمبرداریاں منسوخ کر دی جائیں۔

کان کنوں کی ہڑتال **کوئلہ سے دس ہزار** لندن ۱۰ر جون۔ جنوبی ویلز میں مالکان معادن کے بعض آدمیوں نے کوئلہ کنوں کی انجمنوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اس لئے وہاں کے دس ہزار آدمیوں نے ہڑتال کر دی۔

افغان سفیر سوئٹزرلینڈ میں سوئٹزرلینڈ کی جمہوری کونسل نے جلالتمآب سردار شیر احمد خاں کو برن میں بطور سفیر افغانستان قبول کر لیا ہے۔

ہندوستان کیلئے جدید ریل گاڑیاں لندن۔ ۱۵ر جون۔ جی آئی۔ پی ریلوے نے میسرز کیمل نیئرڈ کو ڈیڑھ سو گاڑیاں بنانے کے لئے فرمائش کی ہے۔ اور آسام بنگال ریلوے نے اسی کمپنی کو ڈھائی سو (۲۵۰) گاڑیاں بنانے کا آرڈر دیا ہے۔

ایک غرق شدہ جہاز کو نکالنے کی کوشش لندن ۱۲ر جون۔ امریکہ کی جہاز نکالنے والی کمپنی کوشش کر رہی ہے۔ جہاز لیوسی ٹانیا "میں جو زر وسیم غرق ہوا ہے۔ اسے نکال لیا جائے۔ چنانچہ نیویارک سے آج ایک جہاز اسی غرض سے کنسیل روانہ ہونے والا ہے۔ اس کمپنی کے رئیس نے ایک ایسی وردی ایجاد کی ہے۔ جس کو پہنکر غلاصی پونے تین سو فٹ کی گہرائی میں کام کر سکتے ہیں۔

تلغراف لاسلکی کے موجد کی جہاں نوردی نیویارک۔ ۱۷ر جون۔ سائنر مارکونی اپنے جہاز میں شوتھمپٹن سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ راستہ میں لاسلکی تجربات کرنے کے بعد آپ اعلان کرتے ہیں کہ کرہ ارض کے گرد لاسلکی پیامات بھیجے جا سکتے ہیں۔

روس اطالوی معاہدہ کی تصدیق نہیں کرتا روما۔ ۱۶ر جون۔ ایوان میں سائنر شانزر نے کہا کہ اگرچہ سرکاری طور پر مجھے اسکی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ روس نے معاہدہ اطالیہ و روس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس کا ذکر ۲۶ر مئی کو ہوا تھا۔

چین میں خطرناک خانہ جنگی پیکن۔ ۱۶ر جون۔ چین کی حالت آگے ہی سخت پیچیدہ ہو رہی ہے۔ مگر جنرل چین چیونگ منگ نے کانٹن پر حملہ اور قبضہ کر کے اسے اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اسے اپریل گذشتہ میں اس نے کانٹن کی گورنری سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کے اور جنوبی صدر سن یاتسن میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا تھا۔ سن یاتسن نے بھاگ کر ایک کشتی میں پناہ لی ہے اس کی فوج کی حالت نہایت خراب ہے۔ پیکن ۱۷ر جون۔ چن چیونگ منگ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کانٹن کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اب سے کانٹن شمالی حکومت سے ملحق ہوگا اور پرانی جمہوری پارلیمنٹ کو تسلیم کرے گا اور سن یاتسن کی فوج کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔

جدید جاپانی وزارت لندن۔ ۱۴ر جون اس عرصہ میں جاپان میں جو سخت کشیدگی ممبران وزارت کے باہمی اختلافات کے سبب سے پیدا ہو گئی۔ اب وہ ایک جدید وزارت کے مرتب پانے سے دور ہو گئی ہے۔ شملہ سے جاپانی قونصل جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ جدید وزارت اب کھل چکی ہے۔ جدید وزارت میں وزیر اعظم اور وزیر بحری کا عہدہ امیر البحر کوٹو کو دیا گیا ہے۔ امیر البحر واشنگٹن کانفرنس میں جاپانی نیابت کے سرگروہ تھے۔

ایک تباہ کن گیس کی ایجاد امریکہ میں ایک قسم کی گیس ایجاد ہوئی ہے۔ جو ایک سکنڈ میں ایک شہر کو تباہ کر سکتی ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب، قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)